سیف اللہ خالد

احمد یوسف قتل کیس

قادیانی جماعت نے ورثا کو ۴ کروڑ کی پیشکش کردی

قادیانی جماعت نے باغی گروپ کے سربراہ چودھری احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس بعد مقتول کے ورثا کو خریدنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ قادیانی جماعت نے مقتول احمد یوسف کے ورثا کو ۴ کروڑ تک کی پیشکش کردی ہے، تاہم ورثا نے رقم لینے سے انکار کردیا ہے۔

چودھری احمد یوسف جو قادیانی جماعت کے باغی کی حیثیت سے جماعت پر شدید تنقید اور جماعت کے ظلم کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے، انہیں روزنامہ ”اُمت“ کے نمائندہ رانا ابرار کے قاتلوں کی شناخت کرنے اور رانا ابرار کے قتل میں قادیانی جماعت کے ملوث ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد اُن کے گھر میں گھس کر ۵/ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو قتل کردیا گیا تھا۔ اس قتل پر اُن کے بیٹے احمد سیف نے نامعلوم افراد کے خلاف تھانہ چناب نگر میں مقدمہ درج کروایا۔ بعدازاں مقتول کی بیٹی نجمہ روزی نے بعض اہم ویڈیو، آڈیو اور دستاویزی ثبوتوں کے ذریعے ثابت کیا کہ اس قتل میں قادیانی جماعت پاکستان کے صدر عمومی سمیت قادیانی جماعت کی اعلیٰ قیادت ملوث ہے۔ ثبوت پیش کرنے پر پولیس نے سابق صدر عمومی اللہ بخش صادق، ناظم عمومی سلیم الدین، میجر (ر) سعدی اور مرزا خورشید سمیت اعلیٰ قیادت کو شاملِ تفتیش کرلیا۔ مقتول کے ورثا کی جانب سے عدمِ اطمینان کے سبب مقدمے کی تفتیش چنیوٹ سے فیصل آباد منتقل ہوچکی ہے، مگر حیرت انگیز طور پر تفتیشی افسر، رانا شاہد نے جس شخص کو ملزم قرار دیا، اس کو شاملِ تفتیش کرنے کی خاطر موصوف اس کے گھر سیالکوٹ گئے اور اپنے تبادلے تک مقدمے کی فائل میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اب نئے تفتیشی افسر کا دعویٰ ہے کہ انسپکٹر رانا شاہد نے مقتول کی بیٹی کی جانب سے فراہم کردہ شواہد پر مشتمل یو ایس بی گم کردی ہے اور اب تفتیش ایک بار پھر صفر سے شروع کی جارہی ہے۔

اس اہم موقع پر جب مقدمے کی تفتیش جاری ہے اور مقتول کے ورثا اپنے اس مؤقف پر قائم ہیں کہ ان کے والد کو قادیانی جماعت کی قیادت نے قتل کرایا ہے، قادیانی جماعت دباؤ اور دھمکی میں ناکام ہوکر اب مدعیوں کو خریدنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس سلسلے میں ”اُمت“ سے بات چیت کرتے ہوئے مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی نے بتایا کہ مئی میں قادیانی جماعت، برطانیہ کے ایک اہم عہدیدار کی اہلیہ نزہت سلیم نے اُنہیں فون کیا اور تقریباً چالیس منٹ تک

بات کی۔ روزی کے مطابق نزہت سلیم کو وہ بچپن سے جانتی ہے کہ وہ چناب نگر میں اُن کے محلے میں رہتی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ نزہت نے اُن کے والد احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس اپنی اس فون کال میں جو فون نمبر 00442008265563 سے کی گئی، والد کے قتل پر تعزیت کی اور پھر کہا کہ وہ ایک اچھی خاتون ہیں۔ اُن کی جانب سے اپنے والد کے مقدمے کی پیروی سے قادیانی جماعت بدنام ہو رہی ہے اور قادیانی جماعت کو اعلیٰ سطح پر مسائل کا سامنا ہے۔ خود خلیفہ مسرور بھی پریشان ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے والد کے مقدمۂ قتل کی پیروی سے پیچھے ہٹ جائے۔ روزی نے بتایا کہ جب اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا تو نزہت نے دوسرا پتہ پھینکا اور کہا کہ دراصل اس کے شوہر نے اُس کی یہ ذمّہ داری لگائی ہے کہ وہ جماعت کی طرف سے روزی کو قائل کرے۔ نزہت نے کہا کہ دیکھو مذہب میں دیت بھی تو جائز ہے، آپ دیت لے لیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہا کہ جتنی دیت آپ چاہیں گے مل جائے گی۔ ایک کروڑ، دو کروڑ، چار کروڑ اور اس سے کئی گنا زیادہ بھی جو رقم منہ سے نکالیں گے، مل جائے گی۔ مگر اس پر روزی کا کہنا ہے کہ اس نے جواب دیا کہ ہم دیت لے کر معاف کر سکتے ہیں مگر ہماری دیت رقم نہیں، ہماری دیت یہ ہے کہ مرزا مسرور قتل تسلیم کرے، وجہ بتائے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی۔ روزی کا کہنا ہے کہ اس پر نزہت نے مایوس ہو کر فون بند کر دیا۔ اس واقعے کی تصدیق چنیوٹ بار کے سابق صدر صابر شاہ بھی کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ قادیانی جماعت کے کارندوں نے صرف روزی ہی کو پیشکش نہیں کی، بلکہ مقدمے کے مدعی اور روزی کے بھائی احمد یوسف کو بھی ایک سے زیادہ مرتبہ نہ صرف دھمکایا، بلکہ اُنہیں بھی آفر کی ہے کہ وہ رقم لے کر چپ کر جائیں۔ ''اُمّت'' کے استفسار پر چودھری احمد سیف نے بتایا مقدمے کے نامزد ملزم مرزا قدوس جو پولیس کی حراست سے رہائی کے بعد مرزائیوں کے اسپتال میں پُراسرار طور پر ہلاک ہو گیا تھا، اس کے ساتھی حنان بٹ اور صوبیدار (ر) عبدالستار نے کئی بار ان کے آفس چنیوٹ آکر انہیں کہا کہ وہ رقم بتائیں، کتنی لیں گے، لیکن جماعت کا نام اس قتل میں نہ لیں۔ چودھری احمد سیف نے یہ بھی بتایا کہ مقدمہ درج کروانے کے فوراً بعد جماعت کے اس وقت کے صدر عمومی اللہ بخش صادق نے انہیں اپنے دفتر بلا کر کہا کہ وہ اپنے والد کے مقدمۂ قتل کی تفتیش کے لیے پولیس اور ریاستی اداروں کے بجائے قادیانی جماعت کو درخواست دیں اور معاملہ جماعت کی صوابدید پر چھوڑ دیں۔ از خود جماعت کا نام نہ لیں ورنہ اُن کا سوشل بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ احمد سیف دھمکی میں آنے کو تیار نہیں تو پھر یہ پیشکش بھی کی کہ جو لینا دینا ہے، مل بیٹھ کر کر لیتے ہیں شور نہ مچایا جائے۔

مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی جو کراچی میں رہائش پذیر ہیں، انہوں نے ''اُمّت'' کو بتایا کہ سب سے شرم ناک طریقۂ واردات یہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ..... ''میرے سسرال کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ شوہر سے کہو کہ وہ اسے گھر

سے نکال دے، پھر ہم جانیں اور ہمارا کام۔'' روزی کے بقول ان کے شوہر کے بھائی مبشر احمد طاہر پر جماعت دباؤ ڈال رہی ہے، جس کے سبب ان کی زندگی شدید پریشانی کا شکار ہے۔

دوسری جانب ''اُمّت'' کو معلوم ہوا ہے کہ مقتول احمد یوسف کے بھائی چودھری بشیر ایڈووکیٹ جو شروع میں اس مقدمے میں اپنی بھتیجی کو سپورٹ کر رہے تھے، اب خاموشی اختیار کر چکے ہیں۔ وہ کیوں پیچھے ہٹے؟ اس سوال پر چودھری احمد سیف کہتے ہیں کہ ان کی بیٹیاں جوان ہیں اور رہائش بھی چناب نگر میں ہے، اس لیے وہ اتنا ہی ساتھ دے سکتے تھے۔

روزی نے ''اُمّت'' سے بات چیت میں کہا ہے کہ پولیس قادیانیوں کی مدد کر رہی ہے۔ ہمارے پیش کردہ شواہد کو ایک طرف درست قرار دیا جاتا ہے تو دوسری جانب قادیانی قیادت کو شاملِ تفتیش کر کے بھی مقدمہ کی فائل میں کچھ نہیں لکھا جا رہا۔ یہاں تک کہ پولیس نے مقتول کا وقوعہ کے وقت چوری ہونے والا موبائل بھی برآمد کر لیا، مگر ایک برس سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود برآمد شدہ موبائل کا فائل میں کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی تفتیش کی گئی کہ مقتول کا موبائل ان لوگوں تک کیسے پہنچا۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی، ۱۴ر جون ۲۰۱۳ء)

قادیانی مصنوعات شیزان، سپیڈ، ثمر قند کا بائیکاٹ

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ قادیانی مصنوعات

۱ شیزان ۲ سپیڈ (انرجی ڈرنک) ۳ ثمر قند

بوتل، جوس، شربت اور دیگر سکوائش اور جوسز کا بائیکاٹ کریں

شیزان کی ۳۰ فیصد آمدنی چناب نگر جاتی ہے جس سے مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے

ان ناپاک مصنوعات کے استعمال سے

خود بچیں اپنے گھر والوں کو بچائیں اور عام مسلمانوں کو بھی بچائیں

تحریک تحفظِ ختمِ نبوتؐ (شعبۂ تبلیغ) مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان